78409 ـ بغیر طہارت کیے ہی نماز ادا کرتا رہا

سوال

بلوغت کے وقت حکم کا علم نہ ہونے کی بنا پر میں بغیر غسل کیے ہی نمازیں ادا کرتا رہا، میں چھوٹی عمر میں تھا اور غسل کرنے میں سستی کرتا تھا تقریبا چار برس تك ایسا ہی کرتا رہا، پھر جب بڑا ہوا تو مجھے اس کا علم ہوا...
اب مجھے اپنے اس معاملہ پر بڑی حیرت ہوتی ہے، اور گناہ کا احساس سا رہتا ہے، کیا میرے ذمہ چار برس کی نمازوں کی قضاء ہے یا کہ توبہ ہی کافی ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بغیر طہارت کیے نماز ادا کرنا کبیرہ گناہ اور عذاب قبر کے اسباب میں شامل ہوتا ہے.

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالی نے " مشکل الآثار " میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کے بندوں میں سے ایك بندے کو قبر میں سو درے مارنے کا حکم دیا گیا، وہ اللہ تعالی سے سوال اور دعاء کرتا رہا حتی کہ ایك درہ رہ گیا، چنانچہ اس کی قبر آگ سے بھر گئی، اور جب اس سے دور ہوئی اور اسے ہوش آیا تو وہ کہنے لگا:

تم مجھے درے کیوں مارتے ہو ؟ انہوں نے جواب دیا: تو بغیر طہارت کیے نماز ادا کرتا رہا، اور مظلوم کے پاس سے گزرا اور اس کی مدد تك نہ کی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2234) میں حسن قرار دیا ہے.

اس عمل پر آپ کو گناہ کا احساس اور ندامت کا اظہار توبہ ہے، لیکن کیا ان نمازوں کی قضاء بھی آپ کی توبہ میں شامل ہے یا نہیں ؟

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ اس کی قضاء واجب نہیں، کیونکہ نماز ایك مؤقت عبادت ہے، چنانچہ جب کوئی بندہ نماز ترك کرے تو اسے شرعی طور پر محدود وقت کے اندر اندر نماز

کی ادائیگی کرنا ہو گی، اگر وہ محدود وقت میں ادا نہیں کرتا تو صحیح نہیں ہو گی.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)

آپ کا بغیر طہارت کیے نماز ادا کرنا نماز ترك کرنے کے مترادف ہے کیونکہ بغیر طہارت نماز ادا کرنا صحیح نہیں، چنانچہ اس کا وجود نہ ہونے جیسا ہی ہے.

بغیر کسی عذر کے وقت میں نماز ادا نہ کرنا حتی کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے ایسے شخص کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف بیان ہو چکا ہے کہ آیا اس شخص کے ذمہ قضاء ہے یا نہیں ؟ اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (13664) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ پر واجب ہے کہ:

اس عظیم گناہ اور معصیت پر توبہ کریں، اور یہ عزم کریں کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرینگے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کثرت سے نوافل ادا کریں، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

یقینا نیکیاں برائیوں کو مٹا ڈالتی ہیں .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی " الاختیارات " میں لکھتے ہیں:

" اور جان بوجھ کر عمدا نماز ترك کرنے والے کے لیے نماز کی قضاء کرنی مشروع نہیں، اور نہ ہی اس سے قبول ہو گی، بلکہ وہ کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرے، سلف رحمہ اللہ کے ایك گروہ کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (34).

واللہ اعلم .